مرثیہ دیگر

آج روتے ہیں احمدِ مختارؐ — ہاتھ ملتے ہیں حیدرِ کرار
آج اُن کے جگر کے ٹکڑوں کو — ظلم کی تیغ سے لیا ہے اُتار
راکبِ دوش کا محمدؐ کے — آج نوکِ سناں پہ سر ہے سوار
دھوتے جن گیسوؤں کو پیغمبر — سو وہ آلودہ ہیں بگرد و غبار
آج فرزندِ ساقیٔ کوثر — تشنہ دریا کے جا موئے بکنار
آہ افسوس آج صیدِ حرم — ہو گئے رن میں شامیوں کے شکار
جن کی خاطر ہے ارض و سما — دو جہاں چشم میں ہے اُن کی تار
خاک و خوں میں پڑا ہے میرا لال — کہیں ہیں فاطمہؑ پکار پکار
بدنِ نازنیں پہ اُس کے آج — لگے تیغِ ستم کے وار پہ وار
ہوئے وہ گیسو برچھی کے جھبّا — جن کو دھوتی تھی میں سنوار سنوار
آج میدان کربلا کے بیچ — گھر کا گھر اُن کا ہو گیا مسمار
ہاتھ سے باغیوں کے اب ہیہات — لُٹ گیا دیں کے باغ کا گلزار
آج بیکس ہیں اہلِ بیت تمام — نہیں کوئی انھوں کا یاور و یار
رو رو کہتے ہیں وہ بچارے اب — کیا ہوا آج دین کا سالار
جس کے مرنے سے ہم سبھی بیکس — ہو گئے سب طرح سے اور ناچار
چلے جاتے ہیں اشتروں پہ سبھی — قید ہیں شامیوں کے زار و نزار
جن کا خادم تھا جبرئیل امین — گھیرے جاتے ہیں اُن کو یوں کفّار
حیف صد حیف آج طوقِ گراں — عابدیں کے گلے کا ہوا ہار

www.emarsiya.com

اور وہ پا برہنہ جاتا ہے — آج اُس دشت میں جو ہے پرخار
تس پہ اب کھینچنے کو صد افسوس — ہاتھ میں دی ہے اشتروں کی مہار
ہائے اس بیکسی و غربت میں — کون اُس کا ہے مونس و غمخوار
طعن و تشنیع سے لعیں ہردم — کرتے جاتے ہیں اُس کے دل کو فگار
باپ کے غم میں ہے وہ اتنا غرق — نہیں رونے سوا اُسے سروکار
دن اُسے چین ہے نہ شب آرام — یوں ہی گذرے ہے اُس کو لیل و نہار
تاب آگے نہیں ہے سننے کی — خون اشکوں سے روتے ہیں حضار

سوداؔ اب تعزیے میں اُس کے تو
عمر طبعی تلک ہو ماتم اور

www.emarsiya.com